”میں نے یہاں تک جیل کی تنہائیوں میں اس پر غور کیا کہ پوری دنیا میں مسلمان دینی اور دنیوی ہر حیثیت سے کیوں تباہ ہو رہے ہیں تو اس کے دو سبب معلوم ہوئے، ایک ان کا قرآن چھوڑ دینا، دوسرے آپس کے اختلافات اور خانہ جنگی۔ اس لئے میں وہیں سے یہ عزم لے کر آیا ہوں کہ اپنی باقی زندگی اس کام میں صرف کروں کہ قرآن کریم کو لفظاً اور معناً عام کیا جائے۔ بچوں کے لئے لفظی تعلیم کے مکاتب ہر بستی بستی میں قائم کئے جائیں۔ بڑوں کو عوامی درس قرآن کی صورت میں اس کے معانی سے روشناس کرایا جائے اور قرآنی تعلیمات پر عمل کے لئے آمادہ کیا جائے اور مسلمانوں کے باہمی جنگ و جدال کو کسی قیمت پر برداشت نہ کیا جائے۔“

ان میں سے تیسری شخصیت علامہ ڈاکٹر اقبال مرحوم و مغفور کی ہے جنہوں نے وقت کی جدید اعلیٰ یونیورسٹیوں میں تعلیم پائی تھی اور قدیم و جدید فلسفوں کو کھنگالا تھا۔ ساتھ ہی قرآن مجید کا معروضی مطالعہ کیا تھا پھر وہ جس نتیجہ پر پہنچے وہ ان کی فارسی و اردو شاعری میں رچا بسا ہے۔ صرف ایک رباعی پیش کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔

خوار از مہجوریٔ قرآں شدی
شکوہ سنج گردش دوراں شدی
اے چوں شبنم بر زمین افتندۂ
در بغل داری کتاب زندۂ

برادرِ محترم ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ بھی اپنے ذاتی مطالعہ اور غور و فکر سے اسی تشخیص و تجویز پر پہنچے جس پر یہ تین نابغہ روزگار حضرات پہنچے تھے۔ موصوف نے اس کے مطابق ۱۹۶۸ء سے عملاً ایک تحریک کی شکل میں کام بھی شروع کر دیا۔ قریباً پانچ سال تک وہ تن تنہا یہ کام کرتے رہے حتیٰ کہ بفضلِ ایزدی وہ مرحلہ بھی آگیا کہ ؎

؎ گئے دن کہ تنہا تھا میں انجمن میں یہاں اب مرے رازداں اور بھی ہیں

اور ۱۹۷۲ء میں مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کا قیام عمل میں آیا۔ جس نے اپنے وسائل کے مطابق دعوتِ رجوع الی القرآن کو ایک تحریک کی شکل میں آگے بڑھایا۔ یہ توفیق الٰہی سے انجمن کے قیام اور عملاً خدمتِ دعوتِ قرآن کا یہ ثمرہ ہے کہ نہ صرف پاکستان بلکہ بیرونی ممالک میں بھی قرآن مجید کی طرف معروضی طور پر ہمارے اہل علم و دانش کا رجوع روزافزوں ہے اس کتابِ مبین کی طرف التفات میں اضافہ ہو رہا ہے۔

قرآن مجید کا تاکیدی حکم ہے کہ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا ۔ حقیقت نفس الامری یہ ہے کہ تجدیدِ دین اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے اساسی و بنیادی اہمیت اسی کتابِ الٰہی کو حاصل ہے۔ اعتصام بکتاب اللہ ہی واحد وہ نقطہ ماسکہ ہے جو اُمّت میں وحدت پیدا کر سکتا ہے اسی مقصد کے لئے انجمن کے زیرِ اہتمام ابتدائی پانچ سالوں میں قرآن کانفرنسوں کا انعقاد ہوتا رہا اور اب چار سال سے محاضراتِ قرآنی کا انعقاد ہو رہا ہے۔ ۱۹۸۳ء میں ان کا انعقاد دو مرتبہ ہوا۔ اب ۲۵ مارچ ۸۴ء سے ۲۸ مارچ ۸۴ء تک بعد نمازِ مغرب پانچویں بار جناح ہال لاہور میں محاضرات قرآنی منعقد ہوں گے۔ جس میں ان شاء اللہ پاکستان کے اصحاب علم و دانش کے علاوہ بھارت سے بھی بعض علمائے کرام شرکت فرمائیں گے جن میں اہم ترین شخصیت مولانا سعید احمد صاحب مدظلہ اعلیٰ مدیر ماہنامہ برُہان دہلی اور ڈائریکٹر شیخ الہند اکیڈمی دیوبند کی شرکت یقینی ہے الّا یہ کہ قدرت ہی کو منظور نہ ہو۔ مولانا موصوف ان شاء اللہ ان محاضرات میں "قرآن کی دعوت" پر چار لیکچرز دیں گے۔

ان "قرآنی کانفرنسوں اور محاضرات کے انعقاد کا مقصد وحید یہ ہے کہ مختلف فقہی مکاتیب فکر کے اہل علم اور اہلِ دانش و بینش ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر قرآن حکیم کے عرفان و معارف کو معروضی طور پر نئی نسل تک